سالانہ چندہ معہ محصول ڈاک پیشگی (...) ششماہی ... پیشگی ...

جلد ۶ | بمبئی ... [illegible] ... ۱۹۰۱ ... عیسوی | نمبر ۴۲

مقدمۃ الجیش

امیر صاحب کچھ کر گذرینگے

امیر حبیب اللہ خان کی دانشمندی پر آفرین ہے انہوں نے تخت نشین ہوتے ہی لوگونکے دل ہاتھ میں لانیکا طریقہ سیکھ لیا امیر عبدالرحمن مرحوم کے زمانہ میں فوج دلشکستہ تھی گو دل افسردہ تھی گو یہ تنخواہ فی الواقع تنخواہ کم تھی امیر حبیب اللہ خان نے پہلے ہی یہ معلوم کر لیا کہ فوج دلشکستہ ہے جس پر اسلئے تخت پر بیٹھتے ہی انہوں نے پیدل سپاہی کی تنخواہ بجائے [illegible] کر دی ... سالانہ کے سپاہیوں کی بجائے [illegible] کردی اسکی تمام فوج میں مسرت کا جوش پیدا ہوا ہوگا اسکے علاوہ وہ رعایا کے ساتھ بھی سلوک کر رہے ہیں گذشتہ جنتریوں میں ... وحشی قوم جاجی منگل وغیرہ گرفتار ہوکے آئے تھے لیکن امیر حبیب اللہ خان نے انکا قصور معاف کر دیا۔

برساتی کیڑونکی طرح امنڈ پڑو

آجکل پھر ولایتی فوجوں کی روانگی کا زور بندھا ہوا ہے جنگ جنوبی افریقہ کیلئے بظاہر تو مزید فوج کی بھیجنی ضرورت نہیں رہی کیونکہ [illegible] سرنگوں ہیں۔ ہماری فوج بھی [illegible] دس گنی وہاں پڑی ہوئی ہے [illegible] چھیننے کیلئے وہ ہی کافی ہے مگر اب جو فوجیں روانہ کی جاتی ہیں اسکی یہ غرض بتائی جاتی ہے کہ دشمن لڑائی پر مجبور ہو کر [illegible] جائیں [illegible] تربیت ہو جائے ورنہ [illegible] گھبرا کے آجکل فوج اور جنگی سامان مانگ رہے ہیں [illegible] منشا ہو کہ دشمنوں کے دل پر ہماری شوکت و عظمت کا سکہ بیٹھ جائے۔ لارڈ کچنر کی اس تجویز پر [illegible] ریل پیل کر دیا [illegible] مخالفین [illegible] بنینگے لیکن وہ [illegible] کے قدردان ہونگے [illegible] سانپ [illegible]

پھر جہالت کا زور ہوا

وزیریوں کے دل میں اب پھر وحشت کے [illegible] کلبلانے لگے [illegible] پھر بھی [illegible] نے لگے۔ [illegible] بنگال کے [illegible] سپاہی پیمائش کرنے والوں کی حفاظت کے لئے [illegible] تھے [illegible] وزیریوں نے گھیرا اور سخت نقصان پہنچایا۔ ان وحشیوں نے ہی اب [illegible] مستقل [illegible] والا احوال اختیار کر لیا جب جماعت پیمائش اور سپاہیوں پر انہوں نے حملہ کیا [illegible] ایک [illegible] اور [illegible] سپاہی پتہ ہی نہیں کہ کہاں گئے کہاں نہیں گئے [illegible] تلاش کیلئے [illegible] سخت مجروح پایا اور [illegible] سپاہی [illegible] سخت مجروح ملا۔

بس اب قدم جمگیا

بیچارہ روس بھی واقعی بڑے جانباز ہین دوسری طاقتون نے تو چین کو چھیڑ کر اپنی تباہی کا سامان کر لیا۔ مگر روس پہلی سے بھی خالی ہاتھ نہ گیا۔ جبتک صلح کی بات چیت ہوتی رہی اوسوقت تک بالکل گھنی ساد ہے بیٹھا رہا۔ گویا اوسے اس جھگڑے سے کوئی سروکار ہی نہ تھا۔ جب دول یورپ کی فوجون نے بوریا بدھنا سنبھالنا شروع کیا۔ تو اسنے بھی سب کے ساتھ ہان مین ہان ملادی۔ ہماری دانشمند برٹش گورنمنٹ اسکی طرف سے پہلے ہی سے کھٹکی ہوئی تھی۔ اور بہت سی نئی نئی پخین بھی نکالین مگر سب بیکار گئین۔ غرض جب روس نے دیکھا کہ اب میدان خالی ہے تو اپنی اورنگ بازی کا جال بچھا کر چین کو بہت بُری طرح پھانس لیا۔ پہلے تو منچوریا کے متعلق معاہدہ بازی شروع کر دی۔ اور جب دوسری طاقتون نے ڈانٹ گھڑک بتائی تو چند روز کے لئے اور چپ چاپ بیٹھا رہا۔ مگر منچوریا سے اسکا قدم نہ ہٹنا تھا نہ ہٹا۔ اور اب سینٹ پیٹرزبرگ سے جنگی خبر دار کیا ہے کہ روس کی نیت بگڑ گئی ہے۔ اور اوسنے منچوریا کو اپنے باپ دادا کا ملک تصور کر لیا ہے۔ اب بھی اگر ممکن ہو۔ تو اسکی جڑ وہان سے اوکھیڑ کر پھینک دیجائے۔ ورنہ یہ سمجھ لیجئے کہ منچوریا ہاتھ سے جاتا رہا کمزور چین تو اسکا کیا علاج کر سکتا۔ اور سوائے ہاتھ پر ہاتھ دہرے بیٹھے رہنے کے اس سے اور کیا ہو سکتا تھا۔ مگر اب ہمین یہ کہنا ہے کہ دوسری طاقتون مین بھی کچھ دم باقی ہے یا نہین۔ کیونکہ روس نے او نہین برادر یہ کا دیکر اپنا کام نکال لیا ہے لیکن ہم تو یہ سمجھتے ہین کہ روس کی آجکل ایسی ہوا بندھی ہوئی ہے کہ کسیکو جو ان درجہ اسکی جرأت نہ ہوگی۔

مجسٹریٹی زور

شکارپور کے ایک مجسٹریٹ کی ایک عجیب کارروائی ہندوستان کے اخبارون مین ظاہر کی گئی ہے۔ اگر یہ سچ ہے تو ہر شخص اسکی نسبت یہ خیال کریگا کہ بعض انگریزون کے دماغ حد سے زیادہ بہک گئے ہین۔ گورنمنٹی قوانین کو وہ جیب پر رکھ دیتے ہین اور بجائے خود اپنے کو گورنمنٹ سمجھنے لگتے ہین۔ چنانچہ مجسٹریٹ صاحب کی نسبت یہ بیان کیا گیا ہے کہ ایک ملزم نے اونکی خدمت مین یہ درخواست دی کہ مین آپکے اجلاس سے مقدمہ اوٹھوانا چاہتا ہون۔ لہذا قانون کے موافق تاریخ سماعت ملتوی کر دیجئے۔ اگر مقدمہ یہان سے نہ اوٹھا تو پھر مین ہون اور آپ مین جسطرح جی چاہے فیصل کر دیجئے گا۔ اس درخواست سے مجسٹریٹ صاحب بہت ہی بدکے اور ایسے بھڑکے کہ اوسکی درخواست کے ٹکڑے اڑا دئے اور بجائے پیشی ملتوی کرنیکے اوسی دم مقدمہ شروع کر دیا۔ مدعی کے گواہ حاضر عدالت تھے جٹ اون کے اظہار قلمبند کرکے مدعی علیہ پر فرد جرم لگا دی۔ اوسنے کہا کہ آئندہ تاریخ مین اپنے گواہ مین پیش کر سکتا ہون۔ مجسٹریٹ صاحب نے کار امروز را بفردا مگذار پر خیال کرکے اوس سے کہا کہ تم جنکے گواہ ہون کے نام تو بتاؤ۔ اسنے نام لے دئے مجسٹریٹ صاحب نے جٹ اونکے نام سمن جاری کئے اور اس سے کہا کہ ٹھہر جاؤ۔ تمہارے گواہ بھی ابھی آئے جاتے ہین فوراً چپراسی دوڑ گئے۔ اور گواہون کو ہاتھون ہاتھ لائے مجسٹریٹ صاحب نے اونکے بیان بھی لے ڈالے۔ ایک گواہ گھر پر موجود نہ تھا لہذا اسکا سمن واپس آیا۔ اسکو بھی مجسٹریٹ صاحب نے چاک کر ڈالا اور ملزم کو اوسیوقت جیلخانہ مین ٹھونس دیا۔ اس فیصلہ کی اطلاع سشن جج کو بھی لگ گئی اونسے جوابطلب کیا مجسٹریٹ صاحب نے ائین بائین شائین

دیسی اور ولایتی کا کیا میل

بعض انگریز بہادر ایسے جوشیلے اور ولایتی پانی کے گھمنڈ مین ہوتے ہین کہ دیسی لوگ خواہ کسی درجہ کے ہون مگر وہ انکو اپنے پاس نہین بٹھا سکتے۔ حال مین ایک واقعہ اخبار عام نے لکھا ہے۔ اسکو پڑھکر سخت حیرت ہوتی ہے کہ گورنمنٹ عالیہ تو اپنی گوری کالی رعایا کا اس درجہ میل جول بڑھانا چاہتی ہے کہ شیر بکری ایک گھاٹ ہمیشہ پانی پیا کرین۔ اور کوئی ایک دوسرے کے خلاف کان بھی نہ ہلائے چنانچہ اسنے اپنی حکمت عملی اور رعایا پروری سے بہت کچھ انگریزون کو سیدھا کر دیا ہے۔ لیکن پھر بھی بعض انگریز ایسی کارروائی کر بیٹھتے ہین کہ سالہا سال کے لئے کالا لوگ چونک جاتے ہین۔ حال کا واقعہ ہے کہ راحت علیخان صاحب ڈپٹی کلکٹر لکھنؤ سے فیض آباد ٹرین کی گاڑی مین جانا چاہتے تھے۔ فرسٹ کلاس کا ٹکٹ لیا۔ اونکے خدمتگار نے اونکا اسباب رکھدیا۔ اتنے مین ایک صاحب بہادر آئے اور خدمتگار سے پوچھا کہ یہ اسباب کسکا ہے اوسنے کہا کہ ڈپٹی صاحب کا تھوڑی دیر مین ڈپٹی صاحب بھی آگئے۔ صاحب بہادر نے آنکے کہا کہ حضرت آپ ہوا کھائیے۔ اس کمرہ مین آپکے لئے جگہ نہین ہے انہون نے کہا آپ مجھکو کیسے نکال سکتے ہین۔ مین آپسے پہلے آیا ہون۔ علاوہ اسکے اور بھی سواریان مین آپکے لئے بہتیری جگہ پڑی ہے۔ صاحب بہادر نے فرمایا کہ تم کسی دوسرے کمرہ مین چلے جاؤ۔ ڈپٹی صاحب نے کہا کہ اور کسی کمرہ مین جگہ نہین ہے۔ انہون نے کہا ول ہم نہین جانتا۔ جگہ ہو یا نہ ہو تم اسباب یہان سے نکالو۔ ورنہ ہم ابھی پھینک دیگا۔ ڈپٹی صاحب چونکہ لونڈن فیشن مہذب تھے وہ صاحب کی باتین سنکر دم بخود ہوگئے۔ اور اسٹیشن ماسٹر سے رپورٹ کرنے گئے۔ لیکن وہ بھی چلا گیا۔ اور کیا صاحب اوسوقت بہت بگڑے کہنے لگے مین بہتر ہی ہے کہ آپ

فرانس کی سینہ زوریان

لیجئے اب یہ خبر مشتہر ہو گئی کہ فرانس کا بحری لشکر بندر رشیلین پر پہونچگیا - اور امیر البحر فرانس نے اوس پر لنگر بھی لیا - اور تین بندرگاہون کو اپنے قبضہ مین لے لیا - اب ارادہ یہ ہے کہ وہان کے کسٹم ہاؤس پر دخل کر کے اپنے مطالبہ کی رقم وصول کرے - اوسنے یہ بھی اعلان دیا ہے کہ مین اور کچھ نہین چاہتا صرف اپنے مطالبات کی منظوری چاہتا ہون - فرانس مین آجکل اس جبریہ کارروائی کی نسبت بڑے بڑے جلسے ہو رہے ہین ہر مجلس ہر انجمن کو یہی خیال لگا ہوا ہے کہ فرانس ہر ترک کے اوپر تو کھڑا ہوا - مگر دیکھئے اونٹ کس کروٹ بیٹھتا ہے - جو لوگ کہ جنگ و جدال کی خبرین سن سن کر چھاتے پیٹتے ہین وہ اور آگ بھڑکاتے ہین - فرانسیسی اخبارات مین قومی راگ الاپ رہے ہین کہتے ہین کہ اس سے بہتر اور کوئی موقع فرانس کو ناموری اور نیکنامی کا نہین ملیگا - آرمینیا کے عیسائیون کو جو ترکون نے برباد کیا ہے اوسکا بدلہ بھی اسوقت ضرور لینا چاہئے اور ترکی عملداری مین جسقدر عیسائی آباد ہین اونکی آسایش اور مذہبی آزادی کے لئے بھی ضرور ترکی گورنمنٹ پر دباؤ ڈالنا چاہئے - غرض جو جس کے جی مین آتا ہے وہ فوجی باجہ بجا کر بکے جاتا ہے - ایک انجمن نے یہ رائے پیش کی ہے کہ ترکی گورنمنٹ پر زور ڈالکر عیسائیون کیلئے جدا گرجا بنادینے چاہئین - ان لوگون نے ترکی حکومت کو بھی جیسی حکومت سمجھ لیا ہے کہ جسکو لنٹنے وہی بلی جو ہو سکے کان کترنے والی مثل پر عمل کیا ایسے ہی ترکی گورنمنٹ بھی فرانس کی ہر درخواست کو منظور کریگی - بکر آرا بھی یہ نہین کھلا ہو کہ فرانسیسی جہاز کا بیڑہ ترکی حد مین گھس گیا اور دو بندرگاہ پر قبضہ بھی ہو

ڈچون کے ہمدرد نکلے

کمبخت ڈچون نے بیرحمی اور بزدلی کی کونسی بات اوٹھا رکھی تھی جو ہماری برٹش گورنمنٹ اوسکے ساتھ رحمدل کا برتاؤ کرے - بیشک جو ہماری طرف سے ڈھیل صبر کی گئی تھی اوسکا نتیجہ دیکھ بھی لیا کہ وہ اور سر چڑھ گئے - اور اونھون نے بڑی بیباکی سے یہ اعلان شائع کر دیا کہ برٹش گورنمنٹ کا جو دیسی ملازم نظر آئیگا پیر جلسہ ہے وہ سیلج ہو یا ہنستا ہم اوسے بے پوچھے گچھے عدم آباد پہونچا دینگے - کیا یہ اعلان نظر سے گذر نیکے بعد بھی برٹش گورنمنٹ سینہ پر صبر کی سل رکھے بیٹھی رہی آخر اوسنے بھی تنگ آکر ترکی بترکی جواب دینا شروع کر دیا - بڑے بڑے سردارون کو پھانسی پر لٹکا کے یا شہر بدر کر کے اونکی تمام جائیدادین ضبط کر لیگئین تو انگلینڈ کے رحمدل پولٹیکل حضرات نے شور و واویلا مچانا شروع کر دیا - اونہین تو یہ خیال ہی نہین کہ ہمارے آدمی کس سنگدلی کیساتھ ذبح کئے جاتے ہین - اونکے ڈچون کی ہمدردی مین برٹش گورنمنٹ کی مدبرانہ پالیسی اور کارروائی کے خلاف زہر اوگلنے - چنانچہ مسٹر ڈبلیو ہارکورٹ نے لندن ٹائمز مین ایک چٹھی شائع کرائی ہے جس مین برٹش حکومت پر سخت چوٹین کی ہین اور لکھا ہے کہ ڈچون کو شہر بدر کر دینا اور اونکی املاک کو ضبط کرنا سراسر خلاف آئین سلطنت ہے یہ تو ہم بھی تسلیم کرتے ہین کہ اس کارروائی کا نتیجہ ڈچون پر اچھا اثر نہین پڑیگا - اور وہ اپنے افسرون کے خون کا بدلہ لینے کیلئے ڈالنے والی کی تمام زمین کو خون سے رنگ دینگے اور تمام خشک وادیون مین خون کی ندیان بہانے کی کوشش کرینگے لیکن جو ہمارے مدبر وزیر بھی سنتے کہ جو وہ پیدا ہوئے ہین کا ہی قوم کی بات

خلاف آئین ہو تو ہو

لارڈ کچنر بہادر نے جو ڈچون کے پیشل منظور کرایا - اور سات ڈچون کو شہر بدر کر دینا شروع کر دیا تو لندن کے مدبرون ہی مین سے جو واقعی تہذیب کے پتلے ہین اونکو امن کی یہ حرکت سخت ناگوار گذر رہی ہے - چنانچہ سر ڈبلیو ہارکورٹ نے لندن ٹائمز مین ایک مضمون شائع کرایا ہے جسکا منشا یہ ہے کہ ڈچون کیساتھ آجکل جو کارروائی کیجا رہی ہے یہ سخت خلاف آئین ہے ڈچون کو شہر بدر کر دینا اور اونکی جائیداد ضبط کر لینا بڑی بے رحمی بلکہ آئین سلطنت کے خلاف ہے - وہ یہ بھی فرماتے ہین کہ یہ سزا خود ہمارے لئے مضر ہو گی -

سمجھ مین نہین آتا کہ صاحب بہادر نے نامعقول ڈچون کی طرفداری کس غرض سے کی - یہ تو ایسے سنگدل ہین - کہ اگر ان کی بوٹیان نوچ نوچ کے چیل کوؤن کو دیجائین تب بھی سزا ہلکی ہی ہے - لارڈ کچنر نے انکو پہلے بہتیرا سمجھایا بہت کچھ ان کو کہا سنا - یہان بھلائی کر کے انکو سب اونچ نیچ فراز سمجھایا گیا - کمبخت یہی سمجھتے رہے کہ لارڈ کچنر ہمسے ڈرتے ہین یہ گیدڑ بھبکیون سے ہمکو دبانا چاہتے ہین انگریزی فوج مین مقابلہ کی قوت نہین رہی اسلئے یہ اپنا پیچھا چھڑانا چاہتے ہین گورنمنٹ عالیہ بھی پہلے اونکی گستاخیون کو نظر انداز کرتی رہی جب اسنے یہ دیکھا کہ فی الحقیقت اون کا صبر ثابت نہین ہوتا تو ناچار اسنے یہ قاعدہ جاری کر دیا - اب بھی چیت کر اس سے نتیجہ کیا نکلا - نتیجہ یہ نکلے بہادر کا دل ٹوٹ گیا ہو تو ہم بھی جاتے ہین اپنی ضد کے پورے اور ... ہین - اس صورت ایسی سخت سزا دینے سے بجا سوئی نتیجہ نہین نکلتا سر ہارکورٹ کی یہ مخالفت محض بیجا غرض پر مبنی ہے ڈچ بچہ شہر جسکو دیتا ہے ...

صرف دو توپین لیگئے

جنرل بیسن جو ڈچون کی جھپیٹ مین آگئے، اور اونکی فوج تتر بتر ہو گئی - اسپر مخالفین بغلین بجا رہے ہین - وہ دل مین خیال کرتے ہون گے کہ اس جنگ مین برٹش کا بہت بڑا نقصان ہو گیا - ڈچون کی بن آئی - وہ برٹش فوج سے اسقدر سامان چھین لیگئے ہون گے کہ دس بیس مہینون کے لئے وہ کافی ہوگا - غالباً یہ مین اپنے دل مین چاہو جتنا خوش ہو لین - خواہ مخواہ کی خوشی کا تو کوئی علاج نہین - اگر وہ ذرا بھی انصاف سے غور کرینگے تو انہین خود معلوم ہو جائیگا کہ یہ شکست گو کہ دیکھنے مین بڑی جا رہی ہے مگر درحقیقت کچھ بھی نہین - ہماری بہادر فوج نے ایسی ایسی شکستین تو نہین خدا جانے کے ہزار وہ ٹالی ہون گی - ایک عرصہ سے ہم دیکھ رہے ہین کہ بہادر فوج ڈچون کی معقول سرکوبی کر رہی ہے - کوئی ہفتہ ڈچون کے لئے ایسا مبارک گذرتا ہوگا کہ جس مین وہ اپنے سامان جنگ کو چھینے نہ رو رہے ہون گے - ورنہ ہر ہفتہ اونکو ماتم ہی مین گذرتا ہوگا - اگر لیگئے وہ ایک کیمپ مار لیگئے تو کیا ہوا - اور وہ کیمپ بھی تو ہو یون ہی بلی کو بھاگون چھینکا ٹوٹ پڑا تھا - کمبخت اتفاق ایسا آپڑا کہ پہلے ہی سپاٹے مین جنرل بیسن ڈچون کی بندوق کا نشانہ ہو گئے - اور پھر غضب یہ ہوا کہ غبار چھا گیا جسکی وجہ سے یہ نہ معلوم ہو سکا کہ کون کسپر ... رہا ہے - اندھیر نگری چوپٹ راج ہو رہا تھا - دوسرے یہ خرابی ہوئی کہ فوج اگلے حصے کو چھوڑ کر پچھلے حصے پر ٹوٹ پڑی - جو کہ غبار چھا رہا تھا فوج ہم معلوم نہ کر سکی کہ یہ کیا ہو ٹوٹ پڑی - غالبا ہماری بہادر فوج تو تشخیص ہی کرتی رہی - ... ظالم توپین چھین بیٹھے ہو ... کیا ہو صرف دو ہی توپین لیگئی مین -

خیالی فتح

لارڈ کچنر بہادر نے جو جنرل بیسن کی شکست کی نسبت گذشتہ ہفتہ یہ لکھا تھا کہ اونکی فوج کے پچھلے حصے سے فی دو توپین چھین لیگئے - مگر مین خیالی کرتا ہون کہ ہماری فوج چھین لی ہو نگی - اس فقرہ کا مخالف اخبارون نے مزہ ور خاکہ اوڑایا اور فرانس کے اخبارون نے خوب چٹخارے اوڑائے ہون گے کہ گھر مین ہی بیٹھے بیٹھے لارڈ بہادر تیر تکے چلاتے ہین - وہ میدان جنگ مین اسلئے بھیجے گئے ہین کہ اپنا اور دشمن کا لہو پانی ایک کر دین اور بہت جلد نئی فتح سے گورنمنٹ کے دل مسرور کرین یا اسلئے بھیجے گئے ہین کہ گھر مین ہی بیٹھے بیٹھے خیالی پلاؤ پکایا کرین - اگر اون کا تصور ایسا زبردست ہے کہ خیالی تصویر جاندار اتنی ہو کر سامنے آجاتا ہے تو انہون نے صرف توپین ہی واپس لے لینے کا کیون خیال کیا - یہی کیون نہ خیال کر لیا - کہ پریٹوریا اور اس کے اطراف مین کسی فوج کا نام و نشان بھی نہین - جنرل ڈیویٹ کا دم نکل ہو گیا - جنرل بوتھا مارے خوف کے ... بھگیا - کروگر ہمارے سامنے ہاتھ جوڑے کھڑا ہے - غرض ٹرانسوال کے ہر کونہ مین برٹش فتح کا ڈنکہ بج رہا ہے - اور تمام فوج پاؤن پھیلائے پڑی ہے وغیرہ وغیرہ - دشمن اپنی حماقت سے جسطرح چاہین مضحکہ اوڑائین - لارڈ کچنر بہادر نے اگر توپین چھین لینے کی نسبت یہ خیال کر لیا کہ چھین لی ہونگی تو کیا بیجا بات کی - ڈچون سے توپون کا چھین لینا بات ہی کیا ہے - اب رہا یہ اعتراض کہ اگر کچھ بات ہی نہین تو ابتک انگریزی فوج نے اپنی توپین واپس لیکر لارڈ کچنر کا خیال پورا کیون نہ کر دیا - اسکا جواب یہ ہے کہ ہماری بہادر فوج نے ابھی اوسکی طرف خود توجہ نہین کی - وہ اپنی ... مین ہو گی - دو توپ کی کیا پروا ہے - ۲۰۰ توپین لینی چاہیئین ہم

یہی چاہئے تھا

سچ ہے مصیبت کے وقت کوئی کسیکا ساتھ نہین دیتا یون تو ہمارے خلیفۃ المسلمین اعلیحضرت سلطان المعظم خلد اللہ ملکہ کو کسی کی معاونت سے سروکار نہین ہے کیونکہ جسے خدا رکھے اوسے کون چکھے - لیکن زمانہ کی بیوفائی یاد رہجاتی ہے - برٹش گورنمنٹ کو دیکھئے کہ ترکی سلطنت کی خیرخواہی کا ہمیشہ دم بھرا کرتی ہے اور بہت ہی مشفق صادق بن بیٹھی تھی لیکن جب ترکی کو ایسے دشمن سے سامنا کرنا پڑا جو گریٹ برٹن کا بھی جانی دشمن ہے - اور ہمیشہ انگلینڈ پر حملہ کرکے برٹش حکومت کی بیخ و بنیاد صفحۂ ہستی سے محو کر دینے کی فکر مین لگا رہا ہے - اور جہان تک تواریخ کی ورق گردانی کیجئے - شاید ہی کسی برٹش بادشاہ کا عہد حکومت فرانس کی کج باطنی کے اندیشہ سے پاک و صاف رہا ہوگا - پھر بھی اپنے دوست اور اپنے مخالف کے دشمن کی معاونت تو درکنار اولٹے اپنے دائمی دشمن کی طرفداری کا دم بھرا جاتا ہے - اب جو فرانس نے میٹلین پر قبضہ کیا (اگرچہ یہ بھی پورٹ کے معمولی بغض و حسد کی آگ کا دہوان ہے - اور درحقیقت کے پہلو سے کوسون دور ہے) تو برٹش گورنمنٹ نے بڑی دیدہ دلیری اور بیباکی سے ظاہر کیا - کہ ہم اس معاملہ مین دخل نہین دینا چاہتے - فرانس نے جو کچھ کیا بہت ٹھیک ہے - شاباش ع این کار از تو آید و مردان چنین کنند - اس زمانہ مین کسیکو اپنے دوست سے بجز اسکے اور کوئی امید ہی نہین ہو سکتی - یہ تو ہم ہی جانتے ہین کہ ترکی سلطنت یورپ کی تمام طاقتون کی آنکھون مین کانٹے کی طرح کھٹک رہی ہے - لیکن گریٹ برٹن سے ہمین ہرگز ایسی امید نہین تھی - خاصکر ہی پہلو تہی کا رخ دیکھ لیا - پھر ایسا لکھا ہے -

کچھ نہ کچھ ضرور ہے۔ خیر پنچ بہادر اسکو اب اسکو کیا کہنا چاہیے۔ مورخہ ۲ نومبر سنہ حال کو ایک نیا معاملہ پیدا ہوا۔ کہ موضع منارہ ضلع بارہ بنکی میں شام کے وقت بہت سے چرواہے مویشی چرا رہے تھے کہ یکبارگی ایک ہوا اٹھا تیز جھونکا آیا اور کچھ بوندیں خون کی پڑیں۔ جسکا اثر مولیشیوں کے بدن پر دیر تک قایم رہا۔ جسکو دیکھنے سے ساکنان موضع کو چرواہوں کے بیان پر اعتبار ہوا۔ لیکن صاحب یہ خون کی بوندوں کا پڑنا کیسا۔ میری سمجھ میں تو یہی آتا ہے۔ کہ میاں بیضہ خان کا یہ کوئی شعبدہ ہے۔ یا شاید یہ ہو گا۔ خداوند کریم کی کوئی نئی قربانی بڑی ہے کہ جسکی چھینٹیں یہاں تک بھی پہنچی ہیں۔

راقم

سید غلام مصطفے خستہ اعظم
موہن پور۔ تحصیل حیدرگڑھ ضلع بارہ بنکی

گردان مصادر

ذرا پنچ بہادر سلسلہ لیجیے آپ بھی کیا یاد کیجیے گا چند مختلف مصادر کی تازہ گردان بھیجتا ہوں۔ اپنے انوکھے پرچہ پنچ بہادر میں درج فرما کر مجھے ممنون فرمائیے گا۔

آغازیدن۔ زمانہ حال کے رنگ کے مطابق نیا کام رکھنا شروع کرنا۔

آمدن۔ کسی پریکمبر مہوش کا بال کھولے ہوئے لب بام آنا۔ کسی شوخ چشم پر دل لوٹ کر آ جانا۔ ہندوستان سے بلا وجہ منہ پھاڑ سا کھولے ہوئے سیدھے حیدرآباد چلے آنا۔

آوردن۔ کسی روٹھے ہوئے آدمی کو بات کرتے منا کر اپنے گھر لانا۔

آفتن۔ کسی جادو نظر کا شرمندہ بنا رہنا جسکے

پردہ سے دکھا کے اپنے عاشق پر دودھاری تلوار کھینچنا۔ یا ڈرانے کے لئے گھوڑے کا آخر کرنا)

آرمیدن۔ دن بھر گشتی اور سیر سپاٹے میں رہنا۔ رات کو چاندنی میں کسی سیمتن کو بغل میں لیکر آرام کرنا۔ اور صبح کو یار دوستوں میں حال معدہ کے معنی بیان کرنا۔

انداختن۔ کسی عالیہ مو کا کسی سیہ بخت کے پھانسنے کے لئے زلف شبگون کا جال ڈالنا۔ کسی بیتاب کا کسی پری پیکر کا ہاتھ ڈالنا۔ رقیبوں کی آنکھوں میں خاک ڈالنا۔

اندوختن۔ کسیکی بربادی کے مشورہ کے لئے کسیکا خلوت میں رقیبوں کا جمع کرنا۔

آشامیدن۔ شام کے وقت پہنے آدھ سیر افیون پانی میں گھول کر پینا۔ صبح کو حقہ میں رکھکر پینا۔ چھ بجے کا بجر پینا۔ ایک بجے بھنگ پینا۔ تین بجے چرس پینا۔ چار بجے چانڈو پینا۔ پانچ بجے مدک پینا۔ ان کے بعد شام کو شراب ارغوانی پینا۔ اور آٹھ بجے رات کو سیندھی ضرور پینا۔

آموختن۔ عیاری کے طریقے۔ مکاری کے وطیرے دل لبھانے کی ترکیبیں۔ دل جلانے کے ڈھنگ سیکھنا۔

آزمودن۔ اپنے عاشق شیدا کو اولاً دس بیس برس چاہ غبغب میں قید رکھکر آزمانا بعدہ......

افتادن۔ کسی اونچے زینے سے عمر بھر میں ایک بار ایسے زور سے گرنا کہ پھر اوٹھنے کا نام نہ لینا۔

افروختن۔ غیر کے ساتھ یار کو دیکھکر خواہ مخواہ جلنا۔

برداشتن۔ عاشق سر اٹھا اوٹھانا۔ کسی فتنہ رنہ کار کو سوتے سے اوٹھانا۔ بزم یار سے رقیب روسیہ کا کان پکڑکے اوٹھانا۔ بسلامی دنیا دار حیدرآباد سے بستر پردہ کر اوٹھانا۔

بستن۔ کسی فتنہ روزگار کے خون سے جگر پر تنگ اگر جان دینے کے لئے کمر باندھنا۔ شعر میں ہمیشہ ایسے بلند مضامین باندھنا جو سوائے آسمان والوں کے کسیکی سمجھ میں نہ آئیں۔ ازار ہمیشہ ڈھیلی اور توند کے نیچے باندھنا۔

پوشیدن۔ حیدرآباد میں آکر کوٹ۔ بوٹ سوٹ کے علاوہ دستار ٹوپی بھی ضرور پہننا کیونکہ بغیر اسکے کس نیپر سے کہ پہنتا الخ

پروردن۔ اس کثرت سے کتے پالنا کہ آدمی تو آدمی خود کتے بھی گھبرا جائیں۔

پریدن۔ پری رویوں کے سامنے ہمیشہ بے پر کی اوڑانا۔

بریدن۔ جو کسی پر بلا وجہ ناک اور بھوں چڑھائے تب اسکی ناک جڑ سے کاٹنا حیدرآباد میں آکر ایک امید موہوم پر زندگی کے دن کاٹنا۔

خواندن۔ کسی بحر خوبی کے لئے دریا کے کنارے بیٹھکر تسخیر کا عمل پڑھنا۔ ایسے اشعار پڑھنا جنکو سننے سے آتش عشق بھڑک اوٹھے۔

خوردن۔ جبتک حیدرآباد میں رہنا ہمیشہ کرسی پر کھانا کھانا۔ ناجائز طریقوں سے ملک کا نمک کھانا۔ گالیاں کھانا مگر ناواجبی حرکتوں سے باز نہ آنا۔ تھا میں ایک کا دوسرے کو بھر کر گلوری کھانا۔

خفتن۔ کسی حور لقا کو گلے لگا کر سو رہنا۔ یا مات کر موت کر سو رہنا۔

دادن۔ کسی ایسے پری رو کو دل دینا جو اوسکی پوری قدر نہیں تو آدمی ضرور کرے۔ ماہانہ چندے نہایت خوشی سے دینا۔ مگر لڑکی کو جواب دینا۔

رفتن۔ کسی ہوٹل یا ریفریشمنٹ روم میں ہمیشہ خالی ہاتھ جانا۔ اور نگاہ رنڈی کے یہاں بھی استطاعت سے۔ صبح کو گھوڑے یا بگھی پر شام کو

بائیسکل پر باغ کی سیر کو جانا۔ اور جو خوش قسمتی سے نہ بگھی ہو نہ بائیسکل تو ہوٹ جیل میں۔ دیا کسی بائیسکل سوار کے پیچھے منہ کھول کر آنکھیں بند کر کے زور سے دوڑ کر چلا جانا۔

دیدن ۔ کسی مرد شریف کے گھر سے ہمیشہ فیرنی جیبلی جھاڑ کر ایسے زور سے بھاگنا کہ گردی نظر آئے۔ جہاں جاؤں بریاد با۔ وہاں سے ایسا بے پیروں بھاگی کہ جاؤں بے فرشتہ خان کو بھی خبر نہ ہو جہاں گشت دونوں ہو رہا ہو یا تو یکی ہر بار ہو وہاں سے دُم دبا کر بھاگنا۔

فروختن ۔ متاع حسن کی قیمت میں دل اگر میسر پاس نہ ہو تو ایمان دل بجا علم دین فرشتی اور سکھا اپنا ایمان بیچنا۔

زدن ۔ آقا کا اپنے نوکروں کو لات گھونسے سے نہیں بلکہ قحط سالی میں جیسے ختم ہونے پر بھی جاوید ہو کر مارنا۔ دعوتوں میں (دفتر اور مکھن کا) پلاؤ قورمہ پر خوب ہاتھ مارنا۔ اگر یار ہو لے سرد و سہ گال کا بوسہ نہ دے تو اس گال پر ایسا طمانچہ مارنا کہ پھر تمام عمر یاد رکھے۔

گفتن ۔ دنیا میں رہکر جو بات کہنا جھوٹ کہنا۔

کردن ۔ ہمیشہ بیوقوفوں سے دوستی کرنا۔ اگر شادی کرنا ہو تو ایسی عورت سے جو پردہ کو عیب سمجھتی ہو۔ مگر چالاک پرجیا۔ ہو۔ بہت گوری نہ ہو۔ عمر میں بھی پوری نہ ہو۔ آنکھیں کرنجی ہوں گال پر بھی ہوں دکھانا پچانا۔ سینہ پر دنیا اگر جاتی ہو تو کچھ مضائقہ نہیں۔ ہاں کچھ گانا ضرور جانتی ہو۔ ستم کی سُروں میں گاتی ہو۔ دل کو لبھاتی ہو۔ فتنہ پرداز ہو۔ دغاباز ہو۔ دوازدہ سالہ ہو۔ آفت کا پرکالہ ہو۔ ناچنے میں طاق ہو۔ کوٹھے میں مشاق ہو۔ گھوڑا بھگا سکے۔ برچھی لگا سکے۔ اگر لکھی ہو تو پڑھی نہ ہو اور جو پڑھی ہو تو لکھی نہ ہو۔ اگر بدقسمتی سے دونوں عیب اسمیں پائے جائیں تو صبر کیا جائیگا۔ ہاں ہاں بیچ کی بات تو رہ گئی۔ گھر کی ہو اپنے برابر کی ہو۔ مالدار ہو۔ شیریں گفتار ہو۔ اور انہیں نے ایک بھی نہیں تو وہ دنیا میں فی النار ہو۔

زیستن ۔ کسی نفس کو آتے دیکھکر جی اُدھر چڑھنا۔

مُردن ۔ ہمیشہ بچی صورت پر مرنا۔ ابھی تشریف جان دینا۔ (نمبر ۵)

قبول اسلام

کلیانی (احاطہ بمبئی) سے ایک صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ یہاں بروز شنبہ ۲۷ رجب المرجب ایک متمول پارسی مسمی رستم جی ہرمزجی کلیانی وار جناب قاضی شہر غلام احمد صاحب کے ہاتھ پر مشرف بہ اسلام ہوا۔ اسلامی نام معین الدین صادق رکھا گیا۔ والحمد للہ

خضاب لاجواب دلپسند خاص و عام

اہل شائقین صاحبان کیا ہی ایک نادر تحفہ آپکے پیش نظر کرتے ہیں۔ آئیے جو کئی سال کے تجربہ اور کوشش بلیغ سے مرتب کیا ہے۔ اس کے ایک دفعہ کے استعمال سے آپ جیسا باکمال کیسب کنندگان کی داد دیتے ہیں ہرگز توقف نہ کریں گے۔ وہ تحفہ کیا ہے (خضاب لاجواب) مانند روغن کے بالوں میں لگا دیجئے پانچ منٹ میں بالکل قدرتی سیاہی پر دیکھ لیجئے۔ طرفہ تر یہ کہ دو یوم تک پھر آئینہ دیکھنے کی حاجت نہیں رہتی۔ بال بالکل نرم اور چمکدار رہتے ہیں اسکی قیمت بالکل قلیل رکھی گئی ہے جس سے ہر شخص فائدہ اٹھا سکے۔ قیمت فی بکس ایک روپیہ محصول ذمہ خریدار۔ ۵ بکس کے خریدار کو ایک بکس مفت دیا جائیگا۔ ہر ایک درخواست کی تعمیل بذریعہ ویلیو پے ایبل ہوگی۔ ہمارے پاس صدہا سارٹیفکٹ اس خضاب لاجواب کے موجود ہیں۔ لیکن بوجہ عدم گنجایش چند صاحبوں کے صرف نام نامی ذیل میں درج کرتے ہیں آپ اپنے اطمینان کیلئے صاحبان ذیل سے تصدیق کر سکتے ہیں:- (۱) آغا حسن علی صاحب بالیگنج کلکتہ (۲) احمد شاہ صاحب بالیگنج کلکتہ (۳) بابو میر علی صاحب پرانا قلعہ راولپنڈی (۴) محمد حسین صاحب کورٹ انسپکٹر رسالدار آباد (۵) حکیم امام علی صاحب کرایا بازار کلکتہ۔

المشتہر حضرت مولانا عاشق یزدانی سید نور شاہ ہمدانی۔ گولی محلہ۔ پوسٹ آفس مانڈوی۔ بمبئی۔

خضاب مذکورۂ بالا مندرجۂ ذیل پتہ پر بھی ملسکتا ہے:- منشی عبد الرحمن۔ آزاد۔ قریب دفتر پنچایت۔ بھنڈی بازار۔ بمبئی۔

اسلامی دُنیا

مہاجرین کی نئی آبادی موسوم بہ عربانگیش از مضافات طرابلس کے قریب دو پولیس چوکیاں تعمیر کئے جانیکا حکم ہوا ہے جن میں ایک پولیس افسر اور چند سپاہی مقرر کئے۔ اس قسم کی ایک چوکی قریہ زنارہ میں بھی تعمیر ہوگی کام شروع ہو گیا ہے اور پولیس کی تنخواہ کا تخمینہ سات ہزار قرش سالانہ ہوا ہے۔

پورٹ سعید میں طاعون ہو رہا ہے پچھلے ہفتہ تک ۱۶ آدمی مبتلا طاعون ہوئے۔ ۱۰ مر گئے۔ ۵ شفایاب اور ۳ زیر علاج ہیں۔

۱۰ر اکتوبر سے مصر میں قصر عینی کے متصل ایک مدرسہ قائم ہوا ہے جسمیں لڑکیوں کو ڈاکٹری اصول مطابق قابلہ کا کام سکھایا جائیگا طالب العلم لڑکیاں امتحان دیکر داخل ہو رہی ہیں۔ دن کے ۸ بجے سے ۱۲ بجے تک تعلیم ہوگی۔ جمعہ کو مدرسہ بند رہیگا۔

ترکی بلغاری سرحد کے جن قلعوں کی برسال مرمت نہیں ہوئی تھی اب انکی درستی نہایت سرگرمی سے ہو رہی ہے۔ سرحدی مقام پولی برناس کی فوج مقام ادرنہ کو تبدیل کر دیگئی ہے۔ جہاں انکے لئے نئی بارکیں اور چوکیاں بن رہی ہیں۔

بابعالی سے بغداد میں حکم آیا ہے کہ اس سرا میں نہر دجلہ کے ان مقامات کو جہاں طغیانی کیوقت پانی پھیل کر زمینوں کو نقصان پہنچاتا ہے اور ناقابل زراعت کر دیتا ہے بند بنوا کر نہایت پختہ کر دیا جائے اور حسب ضرورت پلوں کی مرمت اور درستی کر دیجائے

والی ولایت بیروت نے چندہ حجاز ریلوے کی موعودہ رقم میں سے ۴۰ ہزار پونڈ ادا کر دئے ہیں ۸۰ لاکھ قرش باقی ہیں۔

اٹلی اور ترکی میں جدید تجارتی معاہدہ کیلئے باضابطہ کاروائی شروع ہو گئی ہے۔

جاسوسونکی رپورٹین

بوئروں کے جنرل کا جیرا اجمالی بزدو وارباغی تھا اوسنے ناٹال مین سخت اودھم مچا رکہی تہی۔ عرصہ دراز کے داؤن گہات کے بعد اوسکو ہماری بہادر فوجنے اڈنگہ مین اس طرح پہانس لیا جیسے کبھی مکڑی کے جال مین پہنستے ہی ہوے بے بچ کر بچاتی ہو ملکہ سپین کی نسبت چند مہینون کا یہ خیال ہو گیا تہا کہ وہ درپردہ دول یورپ کے فسلی وہ فخر درین پر نازہے۔ اور اوسکو اپنی سلطنت کا سچا خیرخواہ سمجہتی ہے اسلئے انہون نے اسکا پاپ کاٹ دینا چاہا۔ اس کارروائی کے لئے بڑی بہاری سازش کی گئی تہی۔ لیکن ملکہ سخت گئی کا جادو لکلی کیونکہ باغیون نے جو اسپین مین گہڑی بکائی تہی تمام بخت ہو نیسے پہلے اوسکی جاب پہوٹ نکلی۔ اور وہ سب داخل جہنم ہو گئے۔

کرنل بینس کی فوج جو شکست کہا کر بیلچ چرا فیا ہوئی اوسکی بابت انگریزی اخبارات لکہہ رہے ہین کہ یہ کیا اندہیر ہو گیا۔ عرصہ دراز سے فوجکی سرکوبی ہو رہی ہے۔ اور برٹش افسرون کی خواہش کیمطابق برابر کمک بہیجی جا رہی ہے لیکن اوسپر بہی یہ غضب نازل ہو گیا۔ ہائے افسوس۔ وائے افسوس۔

کمبخت ڈچون نے کرنل بینس کی فوج کے پچھلے حصہ پر حملہ کر دیا۔ اور غضب یہہ کیا۔ کہ پہلی ہی چوٹ مین کرنل بینس کو اوڑا دیا۔ گویا خاص اوسی کے شکار کی تاک مین لگے ہوئے تہے۔ کرنل بہادر کے گرتے ہی فوج تتر بتر ہو گئی گرتی پڑتی میدان جنگ سے اور ٹپہو ہو نیسے پہلے ہی اور حسن نامی ایک فرانسیسی افسر نے کمان اپنے ہاتہہ مین لے لی۔ اور بڑی مستعدی کیساتہہ وہ جیت ڈالنٹ ڈپٹی کرکے اوس باختہ فوج کو بہاگنے سے روکا۔ ادہر ادہر سے گہیر گہار کر میدان جنگ مین لا کہڑا کیا۔

جزیرہ روڈز مین ایک فرنچ کی بیوی نے بچے جننے مین مرغی کو بہی مات کر دیا۔ حال مین جو اسنے بچے دئیے اوسکا ام وان نمبر ہے۔ تین مرتبہ یہ تین تین بچے بہی دیچکی ہے۔ اوم مین سے ۲۷ بچے زندہ ہین۔ اس عورت کی عمر اتنی زیادہ ہے کہ اس کے پوتے بہی بچون کے باپ ہو گئے۔ اسپر بہی یہ بچون کی مان ہوتے جاتی ہے۔ خدا کی شان ہے۔

آگرہ آباد کے ہندوؤن نے ارادہ کیا ہے کہ لفٹنٹ گورنر ممالک مغربی وشمالی واودہ کی زمین دو زیادگار قایم کرین۔ ایک بورڈنگ ہوس بنانیکی تجویز ہوئی ہے۔ اسکو کنڈائل کے نام سے منسوب کیا جائیگا۔ اور اسمین خالص ہندو طلبا رہینگے۔ اس کے لئے ایک لاکہ ہزار کا چندہ بہی ہو گیا۔ دو ہزار سرکار نے بہی دے ڈالے۔ دس ہزار مہاراجہ بنارس نے دئے۔ باقی رقم مین اور امرا خصوصیت شریک ہین۔

پٹنہ کے ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ مسٹر ائی لینڈ بہادر پر وہان کے ایک باشندہ ریسی نام نے عزت ہتک کا دعوی کرنا چاہا تہا۔ لیکن گورنمنٹ نے اجازت ہی نہ دی۔ سبب معلوم نہ ہوا۔

رنگپور (بنگال) کے ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ جو خالص یورپین تہے ملازمت ڈسمس کر دئے گئے۔

کلکتہ مین میونسپل کمیٹی کا نیا آفس بڑی شان وشوکت کا ہوگا۔ اوسکی نیو حضور والیسرا بہادر اپنے ہاتہہ سے ڈالینگے۔

مقام ہوسٹر پر پچاس ساہیب سپاہی اس غرض سے گشت مین مصروف تہے کہ کہین بوئر چہپے چہپائے مل جائین تو بہون ڈالین۔ افسوس کہ اون کے ارادہ کا برعکس اثر ہوا۔ وہ بوئرون کو پہانسنے نکلے تہے۔ خود ہی پہنس گئے۔ اور ایسے پرے پہنسے کہ نکلنے کے لئے پہنس پہنس کر رہ گئے۔

لاہور کا عجائب خانہ صرف ایک دن کے لئے مستورات کے لئے وقف کر دیا جاتا ہے۔ ہر مہینے کا پہلا دوشنبہ زنانہ سیر کے لئے مخصوص کر دیا گیا ہے تاکہ پردہ نشین لیڈیان بہی آثار دیکہا لطف حاصل کر سکین۔ اور سرکاری عنایت کی شکر گذار ہون۔

کلکتہ کے بعض سادہو ایسے کرتوت کر بیٹہے کہ پولیس تمام سادہوؤن سے چونک گئی شبہہ ہوتا ہے ایک جہیل سارے جل کو گندا کرتی ہے اسی طرح جو سادہو پولیس کے ہتہے چڑہ جاتا ہے اوسکو اڈنگہ مین پہانس لیتی ہے۔ اور اوس کے چال چلن کی ادہیڑ بن کر ڈالتی ہے۔

دوم رسالہ پنجاب کے ۶ سوار شکار کہیلنے بنون پر جاتے تہے۔ بابن نالہ کے قریب لٹیرون سے مڈبہیڑ ہو گئی۔ لٹیرون نے ایک سوار اور دو گہوڑون کو گرا دیا اور خود چمپت ہو گئے سپاہیون نے بڑی سرگرمی کے ساتہہ اونکا پیچہا کیا۔ مگر وہ کب ہاتہہ آنے والے ہوتے تہے۔ معلوم نہین کیون کرتے۔ کسیکا بہی پتہ نہ لگا۔

لاہور کے جیلخانہ سے قیدی کالے پانی کی بھینٹ کیلئے کلکتہ بہیجے گئے۔ تین قیدی ٹرین مین سے پہلانگ مار گئے۔ دو وہین مر گئے۔ اور ایک خفیف زخمی ہو کر بہاگ نکلا اون کے ہمراہ پولیس کے دو سپاہی بہی تہے کہ وہ بہی کچہہ بیہا کر بہیجے گئے سپاہی زخمی نہین ہوئے۔ اور اوس قیدی کو بہی پکڑ لیا

برہما مین اب تک کسی مجرم کو سزائے بید نہین دیجاتی تہی لیکن اب اسکا قانون بہی پاس کردیا گیا۔ بزدل مجرم خفیف جرمون سے بہت دق کرنے لگے ہین۔

کشمیر مین آجکل سخت سردی پڑنے لگی ہے پانی کی خنکی کا کیا ٹھکانا۔ آدمی استنجا پاک نہین کرسکتا۔

۲ نومبر کو لفٹنٹ گورنر ممالک مغربی و شمالی کا الہ آباد مین دربار بڑی دہوم سے ہوا۔ اودہ کے تمام تعلقدارون کیطرف سے ایڈریس پیش کیے گئے وکلا کا گروہ اس دفعہ الگ رہا۔ اس دربار کا تمام خرچ روسا کے سر پڑا۔

سعادت گنج (لکہنؤ) مین ہر سال پنڈت جی کتہا کہا کرتے ہین۔ ابکی مرتبہ دس بارہ لُچے شہدون پر کمر کسے تیار تہے۔ لال پگڑی والے بہی اونہی مین شریک تہے۔ ایک عورت کو گہیر لیا اور شب بہر کتہا کا فیضان ہوتا رہا۔ صبح ہوتے بیہوش ہوگئی۔ اور صبح کو اسپتال بہیجی گئی۔ وہ سب کارکنان معہ لال پگڑی والون کے گرفتار کرلیے گئے۔ عدالت سٹی مجسٹریٹ کے اجلاس مین مقدمہ پیش ہے۔

گورنمنٹ بنگالہ افسران پولیس سے کچہ کہٹک سی گئی ہے جسکی نسبت ذرا بہی شکایت سن پاتی ہے۔ فوراً خفیہ تحقیق کرڈالتی ہے۔ گذشتہ ہفتہ مین دو پولیس افسر موقوف کیے گئے۔

سندر بن (بنگالہ) کا کمشنر پی۔ ایس۔ ملک سرکار کا ۱۵ ہزار روپیہ ہضم کرگیا۔ اخراجات متفرق مین اوس کے سپرد تہین۔ غبن اس دہڑلے سے کیا کہ فوراً حال کہل گیا۔ بچہ جی سٹشن سے گلکنجہ مین ٹہونکدیے گئے۔ کلکتہ کی ہائی کورٹ مین مقدمہ ہے۔

سرحد شجاعان ٹرانسوال کے لیے کلکتہ سے اور دس ہزار رائفلیں بہیجی گئین۔

چکدرہ مین ۲۶ ویں پلٹن پنجاب کا ایک سپاہی اسپتال کا پہرہ دے رہا تہا مگر خدا جانے کس بیہوشی کیحالت مین تہا کہ کوئی چپڑاسی بندوق اسلحہ لے اوڑا کہ سپاہی کو خبر بہی نہ ہوئی۔

بنون سے دتہ خیل تک جو پختہ سڑک بنانیکی ٹہری ہے صرف زمین کا معاوضہ ۸۰۰ دینا پڑیگا باقی خرچ الگ رہا۔

شکاریون کے لیے جو قواعد ہندوستان مین جاری کیے گئے ہین گورنمنٹ نظام نے بہی اونکو پسند کیا۔ اپنے شکاریون کو بہی اون قواعد کا پابند کرنا چاہتی ہے۔

کہلنہ (بنگالہ) کی عدالت مین ایک بندر سالنگڑا آیا اور بابو ستیا رام مختار کا دامن پکڑے ہوئے عدالت مین آیا اور حاکم کے پاس جاکر مودب بیٹھ گیا۔ بابو مختار نے کہا کہ اس بندر کو کسی ظالم نے بیطرح مارا ہے فریاد لیکر آیا ہے حاکم نے مارنے والے کا نام پوچہا تو اوسنے کہا کہ اسکو تو مین بہی نہین جانتا۔ یہ سنکر بندر نے حاکم عدالت کیطرف کچہ ایسا اشارہ کیا جس سے پایا جاتا تہا کہ آدمی ساتہہ کردو۔ چنانچہ چپراسی ساتہہ کردیا گیا۔ بندر چپراسی کو موقعہ واردات پر لے پہونچا اور ایک جوان ہندو کی طرف اشارہ کیا یہ شخص پی ای پاس ہے۔ اسکو نام عدالت سے سمن جاری ہوگیا۔

کوک شاستر مترجم مرآۃ العیش

یہ ایک طب کی کتاب ہے جو ہزارہا نسخہ منتخب ہے اور باہ قصہ [illegible] زوجان اور مراۃ العیش کی دستگیر قیام تندرستی کو واسطے مجرب نسخے

نوشتن بلیغ سے جمع کیے ہین جنکو عوض مین ہی دنیا مال کیا جان بہی قربان کرنیکو دریغ نکرین گو چاباب مردون اور دو عورتون سے متعلق ہین۔ ۱۲۰ صفحہ تعداد ہر فی جلد ایک روپیہ (عہ)

راقم اجودہیا پرشاد محلہ قانون گویان مراد آباد

دل پسند خضاب

ہم کہتے ہین کہ اس زمانہ مین لوگون کو خضاب کا بیحد شوق ہوگیا ہے اسیوجہ سے اشتہار بازون نے وہ طوفان مچا رکہا ہے کہ پناہ بخدا اکثر شکایتی خطوط ہمارے پاس آتے رہتے ہین۔ کسی خضاب کی نسبت یہ شکایت ہوتی ہے کہ اس سے منہ تو خاصا کالا ہوجاتا ہے مگر ہاتہہ پاؤن نیلے ہو جاتے ہین کسی کی نسبت یہ شکایت ہوتی ہے کہ سختی کے مارے بال سینہ کے کانٹے بنجاتے ہین کسیکی نسبت یہ شکایت ہوتی ہے کہ بدبو کے مارے دماغ پہٹنے لگتا ہے۔ ہمنے بہی بہت سے چند اشتہار بازون کے خضابون کا امتحان کیا اور نہین کوئی شے کوئی عیب ضرور پایا۔ جب اپنے اخبار کے خریدارون سے شکایتین سنتے سنتے ہمارا ناک مین دم آگیا تو ہمکو اونکی شکایتین رفع کرنیکا خیال پیدا ہوگیا۔ خدا کے فضل و کرم سے ایک نسخہ ہمکو دستیاب ہوگیا ہمنے اچہی طرح تجربہ بہی کرلیا۔ اس خضاب مین بال برابر بہی کوئی نقص نہین دیکہا۔ علاوہ اس صفت کے آنا فانا مین بال خوب

طاعونی نقشہ

تاریخ ماہ نومبر (?)	تعداد بیماران (?)	تعداد اموات (?)	تعداد کل مریض (?)
۳ر	۲۵	۲۱	۱۳۴
۴ر	۲۵	۳۲	۱۳۳
۵ر	۲۳	۳۰	۱۲۴
۶ر	۲۰	۲۷	۱۰۲
۷	۱۰	۲۸	۱۰۸
۸	۳۲	۲۹	۱۱۵
۹ر	۲۱	۳۰	۱۳۵

مطبع حمیدی واقع نئی بہنڈی بازار مین حکیم محمد عبد الحمید فرخ دہلوی مالک و ایڈیٹر کے اہتمام سے چہپکر شایع ہوا